مطبوعات

دانائے سبل: مؤلف: جناب حکیم محمد سعید صاحب ۔ ناشر: ہمدرد فاؤنڈیشن پریس۔ پتہ: ہمدرد سنٹر، ناظم آباد نمبر۳۔ کراچی ۷۴۶۰۰۔ سفید کاغذ پر بہت اچھی کمپیوٹری طباعت۔ صفحات ۱۹۲۔ مضبوط جلد دھنک کے سارے رنگوں کے ساتھ اور کلمہ طیبہ کے ۶ آرٹسٹک ڈیزائن۔ قیمت ۷۰ روپے۔

مؤلف نے افادۂ عام کے لیے طباعت و اشاعت کی کھلی اجازت دے دی ہے۔ یعنی ۔

ساقیا! دَور چلے، اور چلے، اور چلے

اللہ کی دین ہے کہ حکیم سعید جو شاید بیک وقت پانچوں انگلیوں سے پانچ قلم باندھ کے مضامینِ نَو کے انبار لگاتے رہتے ہیں، ایک ایسی دلکش کتاب سامنے لائے ہیں جو ۱۲۹ صفحات میں رسول خاتم النبین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و تعلیم کے بہت سے اہم پہلوؤں کو نگاہوں کے سامنے ابھار دیتی ہے۔

ذکرِ جمیلؐ کے عنوان سے ابتدائی گیارہ اہم نگارشات کو چھوڑ کر ۷۳ مختصر مضامین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب، طریق دعوت، خلق و مروت اور دوسری تمام خوبیاں اور کمالات، فرائض منصبی کا حق ادا کرنے کی شان اور انسانی معاشرہ میں احترام انسانیت سے لے کر اہل و عیال، پڑوسیوں، رشتہ داروں، بچوں اور عورتوں، خصوصاً" غربا اور غلاموں کے متعلق آپؐ کے ان پاکیزہ رویوں کی تصویر آنکھوں میں پھر جاتی ہے جن کے یکجا ہونے سے دانائے سبل کی شخصیت و سیرت بنتی ہے اور جو حضورؐ کی تعلیم اور پیغام اور دین کا اصل سرمایہ ہیں۔ ہمارے نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد ہی کتاب الٰہی کی تعلیم دینا، دینی زندگی کی حکمت کا درس پھیلانا اور ایمان لانے والوں کا تزکیہ کر کے انہیں ایک خاص طرح کا عملی انسان بنانا اور فکر اور عمل کو کتابِ الٰہی اور اس کے عملی نمونہ (اسوہ حسنہ) کے سانچوں میں ڈھالنا تھا۔ اور آج ہم جن

آفات و آلام میں گرفتار ہیں' ان سے نکلنے کے لیے محمدیؐ ساخت کے انسانوں کی ضرورت ہے۔

بدقسمتی سے ایسے عملی انسان (مرد مومن) کم ہوتے گئے اور نبی پاکؐ کی تعریفیں کرنے والے' قوالیاں اور نعت خوانیاں کرنے والے' اور محض یہ نمائش کرنے والے تعداد میں مسلسل بڑھتے چلے گئے' جو حضورؐ کے ایمانی و اخلاقی سانچے میں پوری طرح ڈھلنے کے لیے تیار نہیں۔

حکیم محمد سعید صاحب کی یہ تالیف شاید حضورؐ کے اصل چنیتے عملی مومن پیدا کرنے میں خاص مدد دے سکے گی۔ کاش کہ اس طرح کی تعلیمات خانہ بہ خانہ بچپن ہی سے دی جانے لگیں اور پھر مدرسہ اور اسکول گھریلو تعمیر کی تکمیل کرے۔

یہ اعتراف کرنا ضروری ہے کو جو کتابیں میں عام طور پر اس موضوع پر دیکھتا ہوں' ان میں "ذکر جمیلؐ" اس لحاظ سے خاصا امتیاز رکھتی ہے کہ تمام عبارات نہایت لطیف ادبیت کی امانت دار ہیں۔ پھر ۲' ۲' --- ۳'۳ صفحوں کے مضامین اپنے اجمال میں آفاقی وسعتیں لیے ہوئے ہیں۔ کوئی اور یہی باتیں لکھتا تو ممکن ہے کہ کتاب کی ضخامت ۳ یا ۴ گنا بڑھ جاتی۔

خدا مؤلف پر بھی رحمت فرمائے اور ذکرِ جمیل کا مطالعہ کرنے اور اس سے حقیقی استفادہ کرنے والوں پر بھی۔

مخیر حضرات اور خدمت دین کے ادارے جناب مولف کی اجازت سے فائدہ اٹھا کر اس کتاب کو جگہ جگہ سے شائع کرکے فروغ دین کی سعی کریں!

(ن ص)

SUDAN: از جناب حسن مکی' محمد احمد صاحب۔ ناشر' مارک فیلڈ' لائسٹر دولت مشترکہ۔ LE6 ORN۔ قیمت درج نہیں۔

یہ نہایت شاندار علمی کتاب ہے۔ اس میں سوڈان میں (خصوصاً جنوبی حصہ میں) صلیبی نفوذ کا جائزہ ہے۔ کتاب اتنی اہم بحثیں اور حوالے سامنے لاتی ہے کہ مغربی شہنشاہیت اور اس کے کلچر کی پیش قدمی کو سمجھا جا سکتا ہے۔ بلکہ سوڈان کے آئینے میں دوسری مسلم افریقی ریاستوں کے احوال اور پورے عالم اسلام میں بھی مغربیت کی یلغار کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ فوجوں کا کام دوسری طرح کا ہے' مگر مشنری خدمتی اور سازشی ادارے چپ چاپ دیمک اور چیونٹیوں کا کام کر رہے ہیں۔ ادھر ہماری آزادی و حاکمیت کے محل کھڑے ہیں اور نیچے ان محلوں کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کا کام ہو رہا ہے۔ کہیں کہیں محل والوں کی منظوری سے بھی۔

میں نے کتاب کے موصول ہونے پر بڑے انہماک اور شوق سے اسے پڑھا اور بہت سے صفحات پر نشانات لگائے اور کچھ نوٹ بھی لکھے۔ مگر اس کتاب پر تبصرے کا منصوبہ اتنا طویل ہو جاتا کہ ترجمان القرآن کی ہر اشاعت جگہ دینے سے انکار کر دیتی۔ اب کئی ماہ کے بعد اختصار سے لکھنے بیٹھا ہوں' اور سہولت یہ ہے کہ دماغ کے بہت سے مجوزہ نقشوں کو حافظہ چاٹ چکا ہے۔

مصر' سوڈان' الجزائر اور نائیجیریا وغیرہ ممالک میں عیسائی مشنریوں اور ان کے صیدِ تبلیغ جاہل قبائلیوں کی خاصی بڑی آبادیاں ہیں' ان میں سے باہر سے درآمد بھی ہوتی رہتی ہے۔ مغرب کی طرف سے مالی امداد کے علاوہ پروپیگنڈا کا محاذ ان کے حق میں اور مسلمانوں کے خلاف کام کرتا ہے۔ بعض جگہ اپنی تعلیمی اہمیت کی بنا پر مختلف محکموں میں بہت عرصے سے ملازمتیں اور افسریاں حاصل کر کے وہ لوگ اچھے خاصے مسلمانوں پر سوار ہیں۔ چند خاص خاص باتیں پیش خدمت ہیں مگر بہت سی تفصیلات اور واقعات کو چھوڑ دینا پڑا ہے۔

مہدی سوڈانی کے دور میں جنوبی سوڈان سے عیسائیت غائب ہو گئی (ص ۵۴)۔ اس دور میں ایک کیتھولک کتاب کے مطابق جنوبی حصے کی آبادی ۲۴ لاکھ سے کم ہو کر صرف ۵ لاکھ ۵۰ ہزار رہ گئی (ص ۵۴)۔ جنوب کے لوگ [illegible] سے مہدوی جہاد میں شریک ہو گئے۔ عیسائیوں کی نگاہ میں یہ دور جنوب کے عربی اور اسلامی رنگ میں رنگے جانے کا تھا۔

لارڈ کرومر کو اس بات سے بڑی چڑ ہوتی کہ یہاں جمعہ کی تعطیل کی جاتی ہے (۴۱)۔ Wingate کا نقطہ نظر یہ تھا کہ عیسائی مشنری جنوبی سوڈان میں شمالی سوڈان کی قوت کا مقابلہ کرنے کے لیے جوابی وزن پیدا کر سکتے ہیں (۵۵)۔

اسی شخص نے حکومت کو سیکولر تعلیم کی مفت پیشکش کی۔ عقل مند حکومت نے اسے خوش آمدید کہا کہ تم لوگ بائیبل کی تعلیم دیتے رہو اور ہمارے ہاں تعلیم کو پھیلاؤ (۵۵)۔ اسی کا قول تھا کہ "حالات کا مؤثر علاج یہ ہے کہ عورتوں کو تعلیم سے گزارا جائے۔" (۳۹)

کرومر کا کہنا تھا کہ تجدید اسلام (یعنی قرآن و حدیث والے اسلام) کا احیا سوائے ایک شاعرانہ خواب کے کچھ نہیں۔ (۳۹-۳۸)۔ ابھی تک تو کرومر کے چیلنج کو کوئی نہیں توڑ سکا (مولف)

کرومر ہی کا یہ بھی نقطہ نظر تھا کہ اسلام کی ریفارمیشن (اصلاح) نہیں ہو سکتی' کیونکہ اصلاح یافتہ اسلام' سرے سے اسلام رہتا ہی نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری تعلیمی مشین سے نکل کر نوجوان مسلم طالب علم اپنا اسلام ازم کھو چکا ہوتا ہے۔

فادر پاؤلوماروني Paolo Maroni' ایک بڑے پادری نے ۱۹۰۷ میں پہلی دفعہ ۸ افراد کو بپتسمہ دیا۔ ۱۹۱۱ تک نو گرفتاران عیسائیت کی صف اول ۱۰ افراد پر مشتمل تھی۔ لیکن ۱۹۱۲ میں ۸ مشنری تنظیمیں کام کر رہی تھیں۔ (۵۶)

زویمر کہتا ہے کہ قدیم پولیٹیکل تصور کے افق کی وسعت بین الاسلامیت (توحید ملت) کے تصور سے ہم آہنگ تھی۔ اب اسلام علاقائی حد بندیوں میں سکڑ گیا ہے لہٰذا وقت آئیگا کہ سیکولر ریفارمڑ اسلام اس میں سے از خود نمودار ہو گا۔ (۳۹)ا

سوڈانی حکومت کی فراستِ مومنانہ کمال درجے کی تھی۔ انہوں نے گارڈن میموریل کالج کے قیام کے بعد یہ اجازت عیسائی مبلغوں کو دی کہ وہ اپنی بائیبل پڑھا کر بھی ہمارے بچوں کو بذریعہ تعلیم مغربی ریفارمڑ اسلام کے لیے اپنے خرچ پر تیار کریں۔ ساتھ ہی انہوں نے مغربی ضابطہ تعزیرات اور مغربی نظام اخلاقیات کو قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ (۳۸)

۱۹۱۴ میں علما سے خطاب کرتے ہوئے سوڈان کے برطانوی گورنر جنرل نے کہا کہ ہم کسی شخص کے مذہب میں مداخلت نہیں کرتے-- بلکہ ہم سب مذہبی شخصیتوں کی خدمت کرتے ہیں' جبکہ ہم نے کئی مساجد تعمیر کرائی ہیں اور بہت سی صورتوں میں اس کام کے لیے مدد دی ہے (۴۰)۔

مغربی مشنریوں میں اتنی جنگی ذہنیت پیدا ہو گئی کہ امریکن مشن (A.U.P.M) کا نقطہ نظریہ تھا کہ چونکہ جہاں اسلام داخل ہوتا ہے وہاں چالاکی' فریب دہی' عدم صداقت اور بد دیانتی رونما ہو جاتی ہے۔ (۶۸) ---- آج کا میدان جنگ سوڈان ہے۔ عیسائت کو یا تو یسوع مسیح کے حق میں مشرک قبائل کو جیت لینا چاہیے' یا مسلم جارحیت کے مقابلے میں شکست تسلیم کر لینی چاہیے۔ (۶۳) "تعلیم عیسائیت کو پھیلانے کا آلہ ہے۔" (۵۹)

"جنوبی سوڈان کی پالیسی یہ طے پائی کہ اسلام کو جڑوں سے اکھیڑ دیا جائے اور شریفانہ طور پر اس کی تدفین کر دی جائے۔"

ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ ذریعہ اظہار انگریزی زبان کو بنوایا جائے۔ جنوبی سوڈان میں یہ حیثیت عربی کو حاصل ہے' اسے تبدیل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے --- اصل ہدف اسلام کے تمام ثقافتی اثرات کا جنوب میں صفایا کرنا تھا۔ (۷۵)

جنوبی سوڈان ۳۰ کی دھائی میں شمالی سوڈان یا اسلام کے اثرات سے آزاد ہو گیا۔ مشنری حضرات پالیسی کے ماسٹر بن گئے۔ اور سوچا گیا کہ یا تو جنوبی سوڈان کو کاٹ کر برطانوی ایسٹ افریقہ

ا۔ یہاں بھی نہایت فاضل درجے کے لوگ زویمر کے سچے مرید ہیں اور وہ اجتہاد کے نام پر سیکولر ریفارمڑ اسلام کو غالب کرنا چاہتے ہیں۔

میں شامل کر دیا جائے یا اسے ایک آزاد ریاست کی حیثیت سے کھڑا کیا جائے۔ (۷۶)

دیکھا آپ نے مشنریز کس طرح تعلیم اور زبان کے مسئلوں سے ہوتے ہوئے سیاسی انقلاب اٹھانے تک پہنچ گئے۔

عورتوں کی تعلیم کو عیسائی کمیونٹی کے فروغ کے لیے اہم سمجھا گیا۔ (۷۹)

جنوبی سوڈان میں ۱۹۳۲ سے ۱۹۴۰ تک جو تعلیمی کام ہوا اسے صلیبیوں نے اس طریق سے چلایا کہ صرف عیسائیوں کو داخلہ مل سکتا تھا' یا جو بظاہر عیسائی ہو جائیں۔ مسلمانوں کے لیے دروازے بند تھے۔ نتیجہ یہ کہ حکومت اداروں اور عہدوں پر عیسائیوں کا قبضہ ہوتا گیا اور مسلمان جاہل رہ گئے۔ (یہ لڑائی اس شکل میں تھی کہ عیسائی + عیسائی بد مذہب لوگ + غیر عیسائی بد مذہب لوگ جو عیسائیوں سے متاثر ہوں ---- بخلاف ---- مسلمانوں کے جو اقلیت میں تھے)۔ (۷۸)

تعلیم کے سلسلے میں اسمٰعیل ازھری جو پہلا سوڈانی وزیراعظم منتخب ہوا (۶ جنوری ۵۴ء)۔ اس کے دور میں سوڈانیت کو رائج کرنے والی ایک کمیٹی کے اہتمام سے خاص کمیشن مقرر ہوا جس کی تجاویز میں یہ باتیں شامل تھیں۔ (۱) مشنری سکولوں کو گورنمنٹ اپنے ہاتھ میں لے لے۔ (۲) عربی ملک گیر پیمانے پر ذریعہ تعلیم ہو (۸۳)۔ و یگیٹ نے ۱۹۱۰ء میں ایک منظم گروہ اس غرض کے لیے پہلے سے تیار کر رکھا تھا کہ جب مسلم سوڈان کے خلاف کوئی سخت اقدام کرنا پڑے تو وہ کرے۔ چنانچہ ان اشرار نے اندھا دھند ۲۶۱ آدمیوں کو قتل کیا۔ لوٹنے اور آگ لگانے کی کارروائیاں کیں۔ مگر معاملات اور بگڑتے چلے گئے۔ (۸۳)

مغربی عیسائی مشنریوں کے لیے نیشنل موومنٹ کے ابھرنے سے بدترین دور کا آغاز ہوا۔ یہ دور پہلے سوڈانی وزیراعظم کے قوت پانے کے بعد شروع ہوا۔ ابتدائی اقدامات خود اس کی حکومت کے تحت ہوئے۔ بعد ازاں' اخوان المسلمون کی تحریک کا نمایاں قوت پکڑنا تھا۔ ان کے دور میں ۲۷ فروری ۶۴ء کو سوڈانی کونسل آف منسٹرز نے غیر ملکی مشنریوں کے خلاف تین اقدام طے کیے۔ ان پر عمل ۱۱ دن میں ہوا۔ ویٹیکن سناٹے میں آگیا۔ آخر بیرونی مشنریوں کی اجتماعی بیخ کنی کوئی معمولی معاملہ تو نہ تھا (۱۰۲'۱۰۳)۔ اس سلسلے میں زچ ہو کر کیتھولک پادریوں نے افریقہ کے اندر اور باہر پروپیگنڈا شروع کر دیا اور خارج کردہ پادری ایک طرح کی عملی صلیبی جنگ سوڈان کے خلاف لڑنے لگے۔ (۱۰۷)

اسرائیل سے شکست کے بعد خرطوم میں ۲۹ اگست ۶۷ء کو عرب ریاستوں کے سربراہوں کی

سمت بلائی گئی۔ اس میں اسلامی دستور پر اتفاق رائے ہو گیا۔ لیکن اس چیز نے مغرب کو' کلیسا کو اور کمیونسٹوں کو مضطرب کر دیا۔ وہ انتظار کرنے لگے کہ کوئی سیکولر محافظ نمودار ہو جائے۔ چنانچہ مصر کے نمونے پر جنرل نمیری کے تحت فوج نے ۲۵ مئی ۶۹ء کو تخت الٹ دیا۔ (اور مخالفین اسلام کی مراد بر آئی!) اس انقلاب سے پہلے اخوانیوں نے ۱۹۶۸ء کے انتخابات میں خاصی کامیابی حاصل کرلی تھی۔ (۱۱۰۔ ۱۰۹)۔

کتاب کا آخری حصہ سوڈان کی داخلی تبدیلیوں' مختلف چرچوں اور مسئلہ نفاذ شریعت کے سہ گونہ عمل پر روشنی ڈالتا ہے۔[۱]

یہ سارا قصہ پڑھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ؎

لے گئے تثلیث کے فرزند میراثِ خلیل
خشتِ بنیادِ کلیسا بن گئی خاکِ حجاز

ساری دنیا میں ہماری داستان پہلی چلی آرہی ہے۔ مہدی سوڈانی کے مجاہدوں اور شہیدوں کے خون میں نہائی ہوئی خاک آج اگر اپنے اوپر اسلام کے شامیانہ نور کو قبول کرنے میں ناکام ہے تو اور کس سے کیا امید کی جائے۔

(ن ۔ص)

ڈیلفی سے سونے کی کان تک: از حکیم سعید صاحب۔ ناشر: نونہال ادب ہمدرد فاؤنڈیشن پریس۔ ہمدرد سنٹر' ناظم آباد' کراچی صفحات ۱۲۱۔ مجلد مع ڈیزائن اور گردپوش۔ قیمت ۳۰ روپے (نہ نفع نہ نقصان کے اصول پر)

حکیم محمد سعید صاحب ایک طرف تو ذہنی سفر میں رہتے ہیں اور بڑی بڑی منزلیں مارتے ہیں' دوسری طرف وہ سیروا فی الارض میں بھی اتنی دلچسپی لیتے ہیں کہ "حیات گویا سفر کے سوا کچھ اور نہیں۔"

یہ سفرنامہ جس میں بچوں کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے' نہ صرف دلچسپ ہے بلکہ اتنی متنوع معلومات اپنے اندر رکھتا ہے کہ میں نے اسے پڑھا تو سمجھ میں نہیں آتا کہ تعارفی تبصرے کے لیے کیا کیا باتیں لکھوں۔ کوئی بیان جہاں سے پڑھتا' تقاضا کرتا کہ میرا تو ذکر کر ہی دو۔ لیکن پہلے حیران اور پھر از خود رفتہ ہو کر میں نے سب سے دامن چھڑایا اور بھاگ نکلا۔ اندازہ کیجیے کہ

۱۔ اس وقت سوڈان میں ایک انقلابی رو چلی ہے جس کے سربراہ حسن ترابی ہیں۔ اس مرحلہ اول میں بڑی خوبصورتی سے انہوں نے بعض اسلامی اصلاحات کر دی ہیں جنہیں معاشرے نے قبول کر لیا ہے۔

ایک مسافر نے جہاں گردی کے لیے کم سے کم ایک کروڑ روپے کی ہوائی ٹکٹیں خریدی ہوں گی۔ پھر کیا حساب اور کیا شمار!

کراچی سے ایتھنز' ایکرو پولس' ڈیلفی' یونان کے دانش ور' جمہوریہ جنوبی افریقہ' جوہانسبرگ' پرٹیوریا' سونے کی کان ڈربن' کیپ ٹاؤن کا کتنا طویل سفر ہے۔ سفر ہی نہیں' یونان کی تاریخ کا سفر' یونانی پہاڑوں کے قصے' بقراط' ارسطو اور افلاطون کے کمالِ فن' ضمناً اقلیدس کا ذکر جو حضرت ادریس علیہ السلام کے شاگرد تھے' انہوں نے حضرت ادریس ہی سے بیماریوں کی پہچان اور ان کے علاج کا فن سیکھا اور پھر حکمائے یونان کے استاد بنے۔ شاگردوں کی تعداد ۱۲ ہزار تھی۔ پھر ہرکولیس کے ۱۲ کارنامے پڑھ کر تو حیرت چھا جاتی ہے (مگر سارا طلسم خیالی ہے)۔ حکیم صاحب کہیں ہوٹلوں کی شان بیان کرتے ہیں' کہیں مناظر کا قصہ' کہیں شخصیتوں (عالموں' دوستوں یا گائیڈوں) کا ذکر' پھر وہ سونے کی کان میں لے جاتے ہیں۔ وہاں جانے کے لیے ان کی نفیس طبیعت کو جو لباس جس طرح پہننا پڑا' اس واقعہ پر بڑی ہمدردی ہے۔ کان میں سرنگ جو تین کیلومیٹر لمبی ہے۔ زمین سے ہزاروں فٹ نیچے۔

کتاب کا وہ حصہ دردناک ہے۔ جنوبی افریقہ کی ریاست کا رقبہ ۴ لاکھ ۲۷ ہزار مربع میل ہے۔ آبادی ۳ کروڑ ۱۰ لاکھ سے زیادہ ہے۔ ۷۲ فیصد کالے ہیں اور بنٹو کہلاتے ہیں۔ زیادہ مشہور قبیلہ زولو ہے۔ انگریز اور یورپی باشندوں کی کل تعداد آبادی کی ۱۶ فیصد ہے۔ یہی ۱۶ فیصد لوگ حکمراں ہیں اور نہایت ظالم قسم کے۔ جمہوریت کی یہ بھی ایک شان ہے کہ اقلیت اکثریت پر حکومت کرے بلکہ غیر ملکی اصل باشندوں پر حکمراں بنیں۔ سالہا سال سے کشمکش جاری ہے مگر اسے ظلم سے دبا دیا جاتا ہے۔ امریکہ اور مغرب سب ناجائز حکومت کے پشتیبان ہیں۔

حکیم صاحب کی کچھ خاص ملاقاتیں اپنے پاکستانی لوگوں سے ہوئیں۔ بڑی دلچسپ کتاب ہے۔

(ن۔ص)

------O------

معاشیاتِ اسلامی کے چوبیس قرآنی اصول: مصنف: محمد عظیم اللہ صاحب۔ ۱۱۰ نظام پور' گورکھپور۔ یو۔پی انڈیا۔ صفحات ۱۸۴۔ قیمت درج نہیں۔

اسلام اور عالم پر زوال و تنزل کیوں آیا' تاریخِ عالم پر عمیق و گہری نظر رکھنے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس کی بڑی وجہ صرف یہ ہے کہ مسلمانوں نے اسلام کے دیے ہوئے معاشی نظام کو نظر انداز کر کے غیروں کے نظام ہائے معاش کو اپنا لیا۔ اسلامی معاشیات' جو انفاق فی سبیل اللہ' ایتاء' اعطاء' ایفاء' اکرام' ایثار اور احسان کا درس دیتی تھی' کو خیرباد کہہ دیا اور انسان بندۂ زر

بن کر رہ گیا۔

اس کتاب میں معاشیاتِ اسلامی کے جو چوبیس اصول قرآن مجید کی آیات کے حوالہ سے یکجا کر دیے گئے ہیں وہ امّتِ مسلمہ کو پکار پکار کر دعوت دے رہے ہیں کہ معاشرہ انہی اصولوں پر عمل پیرا ہو کر حقیقی معاشی ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔ مصنف نے بڑی محنت اور کاوش سے یہ اصول اکٹھے کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزاءِ خیر عطا فرمائے۔

کتاب قابلِ مطالعہ ہے کتابت عمدہ' کاغذ بھی اچھا ہے۔ (ع 'ع)

------○------

اطمینان قلب: از حکیم مشتاق احمد صاحب اصلاحی۔ قیمت ۴۰ روپے۔ ملنے کا پتہ حکیم مشتاق احمد اصلاحی' اصلاحی منزل کچہری بازار سرگودھا۔

آج کا انسان خواہ وہ مشرق میں رہتا ہو یا مغرب میں' سب سے زیادہ جس چیز کا متلاشی ہے وہ "اطمینان قلب" ہے۔ اقوام مغرب نے --- "اطمینان قلب" حاصل کرنے کے لیے سامان عیش و عشرت کی فراہمی کی کوشش کی۔ لیکن اس راستے پر چل کر انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

اس سلسلہ میں حکیم مشتاق احمد اصلاحی صاحب نے کتاب و سنت کی روشنی میں وہ حل تجویز کیا ہے جس سے "اطمینان قلب" کی دولت نصیب ہو سکتی ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ انسان خواہشات نفس کی بندگی چھوڑ کر' اللہ تعالیٰ کی اطاعت و غلامی اور محبت اختیار کر لے۔ اور اس کی خوشنودی کو زندگی کا نصب العین بنا لے۔ تب انسان کو شرحِ صدر کی دولت اللہ کی طرف سے عطا ہوتی ہے' پھر آدمی نہ ناکامیوں میں ہراساں ہوتا ہے' نہ کامیابیوں پر مغرور و متکبر۔

پاکستان رائیٹرز گلڈ نے اس کتاب کو پہلا انعام دے کر انصاف پسندی اور دانش مندی کا ثبوت دیا۔ "اطمینانِ قلب" کے موضوع پر مشرقی ممالک میں یہ پہلی کامیاب کوشش ہے۔ دانشورانِ مغرب نے اس موضوع پر بہت کچھ لکھا لیکن حقیقت کا سراغ لگانے میں ناکام رہے۔

بلاشبہ یہ کتاب اس قابل ہے کہ نفسیات' اسلامیات اور عمرانیات کی اعلیٰ کلاسوں کے طلباء کے نصاب میں شامل کی جائے اور اہلِ نظر اسے اپنی لائیبریریوں اور دارالمطالعوں کی زینت بنائیں۔

حال ہی میں محکمۂ تعلیم نے اس بلند پایہ کتاب کو تمام لائیبریریوں کے لیے منظور کرکے علم نوازی و ادب پروری کا ثبوت دیا ہے۔

------○------